مرزا قادیانی

کا

بچپن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

ایک دن میرے دل کے آنگن میں اک عجب خواہش نے انگڑائی لی کہ مرزا قادیانی کی شخصیت میں کوئی خوبی تلاش کی جائے۔ یہ منہ زور خواہش ایسے ہی تھی جیسے ابوجہل کے دل میں ایمان کی روشنی تلاش کی جائے' جیسے کیکر کے درخت کی شاخوں پر سیب ڈھونڈے جائیں۔ جیسے دہکتے انگاروں سے ٹھنڈک حاصل کرنے کی تمنا کی جائے' جیسے گیدڑ کے سینے میں شیر کا دل تلاش کیا جائے۔

میں نے مرزا قادیانی کی جوانی کا مطالعہ کیا تھا۔ اس کی ادھیڑ عمری کو ملاحظہ کیا تھا' اس کے بڑھاپے کو پڑھا تھا اور اس کے سیاپے پر بھی مطالعاتی نظر ڈالی تھی۔ اس کی جوانی ابلیس کا شباب تھا' اس کا ادھیڑپن گناہوں کی غلاظت کی پوٹ تھی۔ اس کا بڑھاپا شراب اور عورتوں سے رنگین و سنگین تھا اور اس کا سیاپا ساری کائنات کے لیے نمونہ عبرت تھا۔ مجھے مرزا قادیانی کے بچپن کا مطالعہ کرنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ پھر ایک دن میں نے اپنی لائبریری سے کتابیں نکالیں اور اس کے بچپن کو عمیق نگاہوں سے پڑھنا شروع کر دیا۔ مطالعہ کے بعد میری انگلی دانتوں میں دب کے رہ گئی اور میں بے ساختہ پکار اٹھا کہ یہ شخص تو پوتڑوں کا بگڑا ہوا تھا۔ میں نے کیا پڑھا؟ میں نے کیا دیکھا؟ آپ بھی پڑھئے۔ آپ بھی دیکھیے!!!!

پیدائش : "یہ عاجز (مرزا قادیانی) بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ کو بوقت صبح پیدا ہوا۔ ("تریاق القلوب" ص ۱۵۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

تعارف کی کیا ضرورت تھی۔ شکل ہی سب کچھ بتا رہی ہے۔ (مولف)

کیسے پیدا ہوا : "میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے باہر نکلی تھی اور بعد میں اس کے میں نکلا تھا اور میرا سر اس کے پاؤں میں تھا"۔ ("تریاق القلوب" ص ۳۷۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

دنیا میں انوکھی پیدائش----- گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں نام آنا

چاہیے---- پیدا ہوا تو ماں کو مصیبت---- پیدا ہونے کے بعد مسلمانوں کو مصیبت---- اور مرنے پر موت کے فرشتوں کو ٹٹی خانہ میں مارنے کی مصیبت!!! مصیبت ہی مصیبت!!!!

سندھی: "والدہ صاحبہ نے فرمایا ایک دفعہ چند بوڑھی عورتیں وہاں سے آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں سندھی کا مفہوم نہ سمجھ سکی۔ آخر معلوم ہوا کہ سندھی سے مراد حضرت صاحب ہیں"۔ ("سیرت المہدی" حصہ اول، ص ۴۵، مرزا بشیراحمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

سندھی نہیں سونڈی ہوگا اور سونڈی بھی انگریزی---- جو انگریز نے اسلام کی فصل تباہ کرنے کے لیے تیار کی تھی--- (مولف)

دسوندی: "والدین نے بچپن میں مرزا قادیانی کا نام دسوندی رکھا تھا"۔ ("تکذیب براہین احمدیہ" ص ۱۳۷، بحوالہ رئیس قادیان، جلد اول، ص ۱، مصنفہ مولانا رفیق دلاوری)

لاجواب نام----- لاجواب کام---- (مولف)

سیاحت: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں والدہ کے ساتھ ہوشیار پور جاتے تھے تو چوہوں میں پھرا کرتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ضلع ہوشیار پور میں کئی برساتی نالے ہیں جن میں بارش کے وقت پانی بہتا ہے۔ ان نالوں کو پنجابی میں چوہ کہتے ہیں"۔ ("حیات النبی" مرتبہ یعقوب علی تراب مرزائی، جلد اول، ص ۱۳۸)

بچپن میں چوہوں میں پھرتا رہا اور بڑا ہو کر چوہوں کی طرح شجر اسلام کی جڑوں کو کترتا رہا---- (مولف)

شکاری: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں گاؤں سے باہر ایک کنوئیں پر بیٹھا لاسا بنا رہا تھا کہ اس وقت مجھے کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی جو گھر سے لانی تھی۔ میرے پاس ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا۔

میں نے اسے کہا کہ میں تمہاری بکریاں چراؤں گا اور تم مجھے یہ چیز لا دو۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ لاسا ایک لیس دار چیز ہوتی ہے جو بعض درختوں کے دودھ وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے اور جانور پکڑنے کے کام آتی ہے"۔ ("سیرت المہدی" حصہ اول' ص ۲۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

اور بڑا ہو کر مرزائیت کے "لاسے" سے انسانوں کو پکڑنا شروع کر دیا-----

(مولف)

چڑی مار: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ہماری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے"۔ ("سیرت المہدی" حصہ اول' ص ۴۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

بڑے ہو کر یہی سرکنڈا قرآن و حدیث کے گلے پر چلا دیا------ (مولف)

نمک اور چینی: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا"۔ ("سیرت المہدی" حصہ اول' ص ۲۴۴' مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

نمک اور چینی کی چوری سے چوری کی ابتداء کی اور نبوت چوری کرنے پر انتہا کی----- (مولف)

چور: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ ۷۰۰ روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکا

دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے"۔ ("سیرت المہدی" جلد اول' ص ۴۵ - ۴۴' مولفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

آج سے سوا سو سال پہلے کا ۷۰۰ روپیہ آج کے ۷ لاکھ سے بھی زیادہ بنتا تھا۔ پنشن کی اتنی رقم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل مرزا قادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ انگریزوں کا بہت بڑا ایجنٹ تھا۔ اسے ملت اسلامیہ سے غداری کے عوض انگریزوں سے تجوریاں بھر بھر کے رقم ملتی تھی۔ مرزا قادیانی نے باپ سے کہا ہوگا کہ اگر انگریز کی رقم پر تیرا حق ہے تو میرا بھی ہے اور وہ باپ کی اتنی خطیر رقم لے کر بھاگ گیا اور ایک لمبی عیاشی کرنے کے بعد گھر واپس آیا اور نام امام الدین کا لگا دیا------(مولف)

روٹی اور راکھ: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ دیا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہوگیا"۔ ("سیرت المہدی' ص ۲۴۵' حصہ اول' مصنفہ مرزا بشیر احمد)

کیا اس وقت پاگل خانہ موجود نہیں تھا؟------(مولف)

استاد: "آپ (مرزا) فرمایا کرتے تھے میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔ وہ حقہ لے کر بیٹھا رہتا تھا۔ کئی دفعہ پینک میں اس سے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔ ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا"۔ (اخبار "الفضل" ۲۹ - ۲ - ۵)

باکمال استاد------باکمال شاگرد------(مولف)

چھپڑ کا تیراک: "پھر فرمایا کہ بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں ساری

قادیان کے اردگرد تیر جاتا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ برسات کے موسم میں قادیان کے اردگرد اتنا پانی جمع ہوتا ہے کہ قادیان ایک جزیرہ بن جاتا ہے"۔ ("سیرت المہدی" جلد اول' ص ۲۷۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اب پتہ چلا--- ساری عمر تجھے خارش کیوں لگی رہی---- بچپن میں گندے پانی میں جو نہاتا تھا----(مولف)

بچ گیا: "اسی ڈھاب میں تیرتے تیرتے مرزا صاحب ایک دفعہ ڈوب بھی چلے تھے"۔ ("سیرت المہدی" حصہ اول' ص ۲۱۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کاش ڈوب جاتا اور ہزاروں لوگ دریائے ارتداد میں ڈوبنے سے بچ جاتے----- (مولف)

لوٹا: "لالہ بھیمن سین وکیل سیالکوٹ کا بیان ہے کہ جب میں اور مرزا غلام احمد بٹالہ میں پڑھا کرتے تھے تو ان کی عادت تھی کہ مٹی کا ایک لوٹا (سبلوچہ گلی) پانی سے بھرواتے اور دو لڑکوں سے کہتے کہ اسے ہاتھ میں ایک ایک انگلی سے اٹھائے رہو۔ لڑکے انگلیوں کے سہارے لوٹے کو تھام رکھتے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کیمیا کے نسخوں کی دوائیں جدا کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر گولیاں بناتے اور ایک ایک گولی اس لوٹے میں ڈالتے جاتے اور ساتھ ہی کوئی اسم پڑھتے جاتے تھے۔ جس گولی کی نوبت پر لوٹا گھوم جاتا تھا' اس گولی کا نسخہ پڑھ کر علیحدہ رکھ لیتے تھے اور پھر اس نسخہ کا تجربہ کرتے تھے لیکن کیمیا گری میں کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا"۔ ("چودھویں صدی کا مسیح" مطبوعہ امرتسر' طبع ۱۳۲۴ھ' ص ۱۱)

لوٹا گھماتے گھماتے شیطان نے اس کے دماغ کا لوٹا بھی گھما دیا------ (مولف)

شعبدہ بازی: "مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی بٹالہ میں ہم سبق تھے۔ ایک مرتبہ مولوی محمد حسین' مرزا غلام احمد اور چند لڑکے رات کے وقت قصبہ بٹالہ سے باہر کھیتوں میں قضائے حاجت کے لیے گئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ جگنو (کرمک شب تاب) اڑ رہے تھے۔ رفع حاجت کے وقت ایک جگنو مرزا غلام احمد کے گریبان میں آ گیا۔

مرزا صاحب نے اسے ہاتھ میں دبا لیا۔ جب سب لڑکے جمع ہوئے تو غلام احمد صاحب نے ہم جولیوں سے کہا "دیکھو میرے پیرہن کے نیچے درخشاں چیز کیا ہے؟ اور کہا اگر اسی طرح کوئی شعبدہ کیا جائے تو لوگوں کو پھانسا جا سکتا ہے یا نہیں"۔ ("رئیس قادیان" ص ١٦' مولفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)

شروع سے ہی طبیعت میں مداری پن پایا جاتا تھا------ (مولف)

گھر سے بھاگ گیا: مرزا محمود احمد کہتا ہے

"اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی اور گزارہ کے لیے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی"۔ ("تحفہ شہزادہ دیلز" ص ٣٤١' بحوالہ رئیس قادیان)

کس بات کے طعنے؟ آوارہ گردی کے؟ سکول سے بھاگ جانے کے؟ نشہ کرنے کے؟ باپ کی رقم خرد برد کرنے کے؟ اہل محلّہ کی شکایتوں کے؟ کچھ وضاحت کی ہوتی---- کچھ وجوہات بتائی ہوتیں---- چلیئے چھوڑیئے----- شاید کوئی ایسی حیا باختہ اور شرمناک وجہ ہو---- جو ذکر کرنے کے قابل نہ ہو------ (مولف)

جوتی نکل گئی: "ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا"۔ ("حیات النبی" جلد اول" ص ٥٨' مولفہ یعقوب علی قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ افیم بچپن سے ہی شروع کر دی تھی------- (مولف)

محترم قارئین! میں نے آپ کے سامنے انگریزی نبی مرزا قادیانی کی زندگی کے چند واقعات پیش کیے ہیں۔ اب میں چند اولیائے کرام کے بچپن کے واقعات آپ کے مطالعے کی نذر کرتا ہوں۔

حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ان کی والدہ محترمہ نے بچپن میں جب

تحصیل علم کے لیے بغداد روانہ کیا تو ان کی ضروریات کے لیے چالیس اشرفیاں ان کی آستین میں سی دیں۔ رخصت کرتے ہوئے بیٹے کو نصیحت کی' "بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا چاہیے' کیسا ہی وقت آ پڑے"۔

حضرت شیخؒ قافلے کے ساتھ بغداد روانہ ہوگئے۔ راستے میں ایک مقام پر ڈاکوؤں نے قافلے پر دھاوا بول دیا۔ تمام مسافروں سے رقوم اور قیمتی اشیاء چھین لیں۔ ایک ڈاکو حضرت شیخؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا' "اے بچے! تیرے پاس بھی کچھ ہے؟"

"ہاں میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں"۔ حضرت شیخؒ نے جواب دیا۔

"کہاں رکھی ہیں؟" ڈاکو نے پوچھا۔

"میرے کرتے کی آستین میں سلی ہوئی ہیں"۔ حضرت شیخؒ نے جواب دیا۔

ڈاکو نے جب آپ کے کرتے کی آستین کو پھاڑا تو وہاں سے واقعی پوری چالیس اشرفیاں نکلیں۔ ڈاکو حیران رہ گیا۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر حضرت شیخؒ سے کہا کہ "بچے اگر تم مجھے نہ بتاتے تو تمہاری یہ اشرفیاں محفوظ رہ سکتی تھیں۔ تم نے مجھے کیوں بتایا؟"

"گھر سے چلتے ہوئے میری اماں جی نے کہا تھا' بیٹا جھوٹ نہ بولنا"۔ حضرت شیخؒ نے جواب دیا۔

ڈاکو شرم سے پانی پانی ہوگیا۔ وہ آپؒ کو لے کر اپنے سردار کے پاس گیا اور ساری کہانی سنائی۔ اپنی گناہ آلود زندگی اور آپؒ کے حسن کردار سے ڈاکو سخت نادم ہوئے اور ڈاکہ زنی سے تائب ہوگئے۔

حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ محترمہ بھی طریقت میں بہرہ کامل رکھتی تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میرا بچہ عبدالقادر رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیا کرتا تھا۔ انھی ایام رضاعت میں ایک سال ہلال عید کی رویت میں بڑی دشواری پیش آئی۔ لوگ دن بھر میرے پاس آ آ کر دریافت کرتے رہے کہ آج صبح سے تمہارے بچہ نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟ میں انہیں جواب دیتی رہی کہ نہیں پیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج روزہ کا دن ہے۔ چنانچہ بعد میں اس

تواتر کے ساتھ اس دن روزہ ہونے کی خبریں آئیں کہ عبدالقادر کے رمضان میں دودھ نہ پینے کا گھر گھر چرچا ہونے لگا۔ (طبقات الکبریٰ' امام عبدالوہاب شعرانیؒ' جلد اول' ص ۱۰۸)

جب حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ شکم مادر میں تھے تو اسی وقت سے ان کی کرامتیں ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ جب میں کوئی ایسا نوالہ منہ میں رکھتی تھی کہ اس میں کسی طرح کا شبہ ہوتا تھا تو بایزیدؒ میرے شکم میں تڑپنے لگتے اور جب تک میں اس لقمہ کو منہ سے نہ نکال ڈالتی' قرار نہ پکڑتے۔

اور جب سفیان ثوریؒ شکم مادر میں تھے تو ان کی مادر محترمہ کوٹھے پر تشریف لے گئیں۔ وہاں ہمسایہ کی ترشی سے ایک انگلی بھر کر چاٹ لی۔ سفیانؒ پیٹ میں بے چین ہوگئے اور شکم میں اس قدر سر دے مارا کہ ان کی والدہ تاڑ گئیں اور جھٹ پڑوسن کے پاس جا کر اس کی معافی مانگی۔

ایک دن ایک خوش الحان قاری نے حضرت فضیل بن عیاضؒ کے سامنے خوش آوازی سے قرآن پڑھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر کی طرف جاتے ہوئے میرے بیٹے کو بھی قرآن سناتے جانا لیکن کوئی ایسی سورت نہ پڑھنا جس میں قیامت کا تذکرہ ہو۔ کیونکہ میرا فرزند قیامت کا ذکر سننے کی تاب نہیں لا سکتا۔ سوء اتفاق سے قاری نے سورۃ القارعہ پڑھ دی۔ اس پاک ذات بچے نے چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوا۔ (تذکرۃ الاولیا)

امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے "طبقات الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ عارف باللہ محمد وفا رحمتہ اللہ نے ایام طفلی میں کہ ان کی عمر دس سال سے بھی کم تھی' متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ("طبقات الکبریٰ" جلد ۲' ص ۶)

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید اور اس کی ملکہ زبیدہ خاتون میں کچھ رنجش ہوئی اور زبیدہ خاتون کے منہ سے نکل گیا "اے دوزخی!" ہارون رشید غضبناک ہو کر کہنے لگا اگر میں دوزخی ہوں تو تجھے طلاق ہے اور اسی وقت ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے لیکن چونکہ خلیفہ کو زبیدہ خاتون سے انتہا درجہ کی محبت تھی' اس کی جدائی میں سخت بے چین ہوا۔ آخر اس مشکل کا حل تجویز کرنے کے لیے دارالخلافہ کے تمام علماء

کو جمع کیا اور صورت حال پیش کی۔ تمام علماء اس کا جواب دینے سے قاصر رہے اور بالاتفاق کہنے لگے کہ خدائے علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ خلیفہ ہارون دوزخی ہے یا بہشتی۔ علماء کی جماعت میں سے ایک لڑکا باہر نکل کر کہنے لگا کہ اگر حکم ہو تو میں جواب دوں۔ لوگ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے لڑکے! شاید تو دیوانہ ہے۔ بھلا جب تمام نامی گرامی علماء جواب دینے سے عاجز ہیں تو تیری کیا بساط ہے؟ خلیفہ نے اس لڑکے کو دیکھ لیا اور اپنے پاس بلا کر کہا ہاں تم جواب دو۔ لڑکے نے کہ حضرت امام شافعیؒ تھے کہا امیر المومنین! آپ کو میری احتیاج ہے یا مجھے آپ کی؟ خلیفہ نے کہا مجھ کو تمہاری ضرورت ہے۔ یہ سن کر لڑکے نے فرمایا کہ آپ تخت سے نیچے اتر آیئے۔ کیونکہ علماء کا رتبہ بلند تر ہے۔ خلیفہ نے انہیں تخت پر بٹھایا اور خود تخت سے نیچے اتر آیا۔ لڑکے نے کہا پہلے میرے ایک سوال کا جواب دیجئے۔ خلیفہ نے کہا اچھا پوچھو۔ لڑکے نے کہا کیا آپ کبھی قدرت رکھنے کے باوجود کسی گناہ سے محض خوف خدا سے باز رہے ہیں؟ خلیفہ نے کہا ہاں بے شک! یہ سن کر امام شافعیؒ نے فرمایا میں فتویٰ دیتا ہوں کہ آپ جنتی ہیں۔ تمام علماء یکبارگی پکار اٹھے کس دلیل سے؟ امام شافعی نے فرمایا حق تعالیٰ کا ارشاد ہے **و امامن خاف مقام ربہ اونھی النفس عن الھوی فان الجنتہ ھی الماوئی** (جس شخص نے گناہ کا قصد کیا اور پھر خشیت الٰہی نے اس کو اس گناہ سے باز رکھا تو اس کا ملجا و ماویٰ جنت ہے) یہ سن کر تمام علماء اش اش کرنے لگے اور کہا کہ جس شخص کا لڑکپن میں یہ حال ہے' نہیں معلوم کہ بڑا ہو کر کس عظمت کا مالک ہوگا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں اس وقت کے تمام حالات بھی جانتا ہوں جب کہ میں ہنوز شکم مادر میں تھا اور فرمایا میں تین برس کا تھا جب کہ میں اپنے ماموں محمد بن سوارؒ کے ساتھ نماز تہجد پڑھا کرتا تھا۔ وہ مجھ کو اپنے ساتھ جاگتے اور نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کرتے اے سہل سو جا! کیونکہ میرا دل تیری وجہ سے مشوش ہوتا ہے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر دراقؒ کا ایک فرزند مکتب جایا کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے دیکھا کہ رو رہا ہے اور اس کے چہرے کا رنگ فق ہے۔ پوچھا بیٹا! کیا ہوا؟ کہا آج

استاد نے ایک آیت پڑھائی ہے جس کی وجہ سے میرا دل سخت بے چین ہے۔ پوچھا وہ کون سی آیت ہے کہا **یوما یجعل الولدان شیبا** (وہ ایسا دن ہوگا جب کہ لڑکے بھی بوڑھے ہو جائیں گے) غرض وہ لڑکا اس آیت کے خوف سے بیمار رہ کر جان بحق ہوگیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ لڑکپن سے محبت الٰہی سے معمور باادب اور صاحب فراست تھے۔ ایک روز مکتب سے گھر آئے تو باپ کو روتے دیکھ کر پوچھا اباجان! رونے کا کیا سبب ہے۔ انہوں نے کہا "آج مال کی زکوٰۃ میں سے کچھ رقم تمہارے ماموں (شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ) کو (جو اولیائے کاملین میں سے تھے) بھیجی تھی لیکن انہوں نے قبول نہیں کی۔ میری آرزو تھی کہ یہ چند درہم اللہ کے دوستوں میں سے کسی کے کام آئیں۔ جنیدؒ نے فرمایا مجھے دیجئے! میں ان کو دے کر آتا ہوں۔ غرض وہ درہم لے کر اپنے ماموں کے ہاں پہنچے اور دروازے پر دستک دی۔ حضرت سری سقطیؒ نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں جنید ہوں۔ دروازہ کھولو اور یہ فریضہ زکوٰۃ لو۔ ماموں جو بہت نادار تھے' فرمانے لگے میں نہیں لوں گا۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا آپ کو اس خدا کی قسم جس نے آپ پر فضل اور میرے باپ کے ساتھ عدل کیا' اس کو لے لیجئے۔ حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا جنید! مجھ پر کیا فضل کیا اور تمہارے باپ کے ساتھ کیا عدل کیا۔ کہا آپ پر یہ فضل کیا کہ آپ کو اپنی معرفت کے شرف سے نوازا اور میرے والد سے یہ عدل کیا کہ اس کو دنیا میں مشغول کیا اور یہ فریضہ زکوٰۃ تو بہرحال کسی حقدار کو پہنچانا ہے۔ حضرت شیخ کو یہ بات پسند آئی اور فرمایا کہ پہلے اس سے یہ زکوٰۃ قبول کروں' میں نے تجھے قبول کیا اور دروازہ کھول کر زکوٰۃ لے لی اور حضرت جنید کو اپنے آغوش عاطفت میں بیعت کرنے لگے۔ حضرت جنیدؒ سات سال کے تھے کہ حضرت سری سقطیؒ ان کو اپنے ساتھ حج بیت اللہ کے لیے مکہ معظمہ لے گئے۔ ایک موقع پر خانہ کعبہ میں چار سو پیروں کے درمیان مسئلہ شکر درپیش تھا۔ ہر ایک نے مسئلہ شکر پر اپنے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ سری سقطیؒ کہنے لگے جنید! تم بھی کچھ کہو۔ جنیدؒ نے فرمایا کہ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ انسان کو جو نعمت عطا فرمائے' بندہ اس نعمت کے سبب سے اس کا نافرمان نہ بنے اور اس کو معصیت و نافرمانی کا ذریعہ نہ

بنائے۔ مشائخ کرام بے ساختہ بول اٹھے اے نورالعین! تم نے شکر کی بالکل صحیح تعریف کی اور کہا صاحبزادے! اس سے بہتر اور کوئی تعریف نہیں ہو سکتی۔ (تذکرۃ الاولیاء)

○ امام بخاریؒ کا بچپن ہی میں اس قدر غضب کا حافظہ تھا کہ استادوں کے ساتھ محض حدیث سن کر یاد کر لیا کرتے جب کہ دوسرے ہم سن بغیر لکھے ہوئے یاد نہ رکھ سکتے تھے۔ ایک نوعمر بچہ کا یہ فعل ہم عصروں کے لیے تعجب کا باعث ہوا۔ آخرکار لوگوں سے نہ رہا گیا اور چھیڑ دیا' میاں بچے لکھتے نہیں تو پھر کس طرح یاد کرو گے۔ امام نے فرمایا' تم کئی بار ٹوک چکے ہو' لاؤ اپنا لکھا ہوا ذخیرہ۔ لایا گیا جو پندرہ ہزار حدیثوں پر مشتمل تھا۔ آپ نے سب کا سب فرفر سنا دیا۔ اس کے بعد فرمایا' میں یونہی اپنا وقت ضائع نہیں کر رہا ہوں۔

اسی وقت لوگوں نے فیصلہ کر لیا کہ اس شخص سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(تذکرہ' ص۲۵۶)

○ بچپن ہی کا قصہ ہے کہ سلیم ابن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں محمد ابن اسلام بیکندی کے پاس پہنچا تو فرمانے لگے کہ کچھ پہلے آئے ہوتے تو ایک بچے سے ملاقات ہو جاتی۔ ستر ہزار احادیث کا حافظ ہے۔ مجھے بڑا تعجب معلوم ہوا اور میں ان کی تلاش میں نکلا۔ چنانچہ ملاقات ہو گئی۔

میں نے پوچھا' تم ستر ہزار احادیث کے حافظ ہو؟ فرمانے لگے' جی ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ کا حافظ ہوں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ راویان حدیث صحابہ و تابعین کے سن پیدائش و وفات و جائے سکونت بھی بتا سکتا ہوں۔

(طبقات الشافعۃ الکبریٰ' ج۲' ص۵)

○ ابراہیم ابن سعید فرماتے ہیں کہ خلیفہ مامون کے دربار میں چار سال کا ایک بچہ لایا گیا جس نے قرآن مجید پڑھ لیا تھا۔ مسائل شرعی سے بھی واقف تھا مگر جب بھوکا ہوتا تو بچوں کی طرح رونے لگتا یعنی بچوں کا خاصہ موجود تھا۔

قاضی ابو عبداللہ بن محمد اصبہانی نے فرمایا کہ میں نے پانچ سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ جب چار سال کا تھا تو سماعت حدیث کے لیے ابوبکر بن المقری

کے پاس لے جایا گیا۔ تو بعض لوگوں نے فرمایا کہ سورۂ کافرون سناؤ تو میں نے سنا دی۔ پھر سورۂ کوثر سنانے کی فرمائش کی تو اس کو بھی سنا دیا۔

حاضرین میں سے کسی نے سورۂ مرسلات پڑھنے کی فرمائش کی۔ میں نے فرفر سنا دی اور کہیں بھی غلطی نہیں کی۔ محدث ابن المقری نے فرمایا کہ ان سے حدیث سننے میں کوئی حرج نہیں ہے' میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

(مقدمہ ابن صلاح' ص۶۲' بحوالہ اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے' ص۲۰۲' حکیم محمد یوسف ہاشمی)

صاحبو! وہ ڈاکوؤں کے سامنے سچ بول کر اپنے پیسے ان کے حوالے کر دیتے تھے اور یہ باپ کی پنشن کی رقم لے کر بھاگ جاتا تھا وہ علم کے بحر بے کنار کے تیراک تھے اور یہ قادیان کے چھپڑ میں تیرتا تھا۔ وہ علم کی تلاش میں گھر سے نکلتے تھے اور یہ آوارہ گردی کی وجہ سے والدین کی ڈانٹ ڈپٹ سے گھر سے سیالکوٹ بھاگ جاتا تھا۔ وہ اپنے علم کی تلوار سے جہالت کے گلے کاٹتے تھے اور یہ سرکنڈوں سے چڑیوں کے گلے کاٹتا تھا ان کے استاد اپنے وقت کے اولیاء اللہ ہوتے تھے اور اس کا استاد افیمی تھا ان کے دودھ پینے یا نہ پینے سے رمضان المبارک کا پتہ چلتا تھا اور اس نے ساری عمر روزہ ہی نہیں رکھا۔ وہ حصول علم کے لیے دیس دیس پھرا کرتے تھے اور یہ قادیان کے گندے برساتی نالوں میں پھرا کرتا تھا۔ وہ قرآن کے عاشق صادق تھے اور اس نے قرآن میں تحریف کے طوفان اٹھائے۔ وہ حرام کا ایک چھوٹا سا لقمہ ہضم نہ کر سکتے تھے اور یہ ساری زندگی انگریز کا مال کھاتا رہا۔ وہ اپنے نبی پر سو جان سے فدا تھے اور اس بدطینت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخت نبوت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی وہ اللہ کے خوف سے لرزتے تھے اور یہ شقی القلب خود خدا بن بیٹھا۔

مرزا قادیانی کو یہ عاداتِ رذیلہ کیسے پڑیں؟ وہ کون سی تہذیب تھی' جس نے اسے بدتہذیب بنا دیا۔ وہ کون سا کلچر تھا جس نے اسے آوارہ گرد اور بے شرم بنا دیا؟ وہ کون سا ماحول تھا جس کی آغوش میں اس نے تربیت پائی تھی؟ قادیانی کتب کے مطالعہ سے ہی ان سوالوں کے جواب مل جاتے ہیں۔ حوالہ پیش خدمت ہے۔

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے قادیان کی وہ حالت

دیکھی ہے جب کہ یہاں کے عام لوگ اردو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ بڑی بڑی عمر کے لوگ لنگوٹی باندھتے تھے اور قریبا برہنہ رہتے تھے۔ رات کو عورت مرد کپڑے اتار کر سرہانے رکھ لیتے تھے اور ننگے لحاف میں گھس جاتے تھے۔ بچے بڑی عمر تک ننگے پھرتے تھے۔ سروں میں بیچ میں سے بال منڈے ہوئے ہوتے تھے"۔ (سیرت المہدی" حصہ سوم، ص ۲۵٦، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے اپنے گھر کا بھی یہی حال تھا-----

(مولف)

قادیانیو! اندھے کو راستہ دکھانا کار ثواب ہے۔ بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر ڈالنا نیکی کا کام ہے۔ فریب خوردہ لوگوں کو حقائق سے آشنا کرنا انسانیت کی خدمت ہے۔ لٹنے والوں کی مدد کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔

اے قادیانیو! تم بھی اندھے ہو کہ تم نے آنکھوں پر قادیانیت کی دبیز شیشوں والی عینک لگا رکھی ہے۔ تم بھی بھٹکے ہوئے ہو کہ تم جہنم کو اپنی منزل سمجھ رہے ہو۔ تم بھی فریب خوردہ ہو کہ مرزا قادیانی جیسے دجال کو نبی مان رہے ہو۔ تم بھی لٹے ہوئے ہو کہ ختم نبوت کے ڈاکو مرزا قادیانی نے تمہاری متاع ایمان لوٹ لی ہے!

خدارا! ہوش میں آؤ۔ اس سے پہلے کہ موت کا بگل تمہارے ہوش اڑا دے۔